قومی اسمبلی
میں
ملکی و ملی مسائل
کی
ترجمانی

اسمبلی کے ریکارڈ سے

مرزائیوں کے رجسٹریشن اور شناختی کارڈ کا مسئلہ

قومی اسمبلی کے اجلاس موسم سرما میں حزب اختلاف کے بائیکاٹ سے قبل ۱۲ر نومبر ۱۹۷۵ء کے وقفۂ سوالات میں ۵ بجکر ۱۰ منٹ پر مرزائیوں کی رجسٹریشن کا مسئلہ زیر بحث آیا تو حضرت شیخ الحدیث نے اس ضمن میں مرزائیوں کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں ایک اہم خامی پر ایوان کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا :

مولانا عبدالحق :- جناب والا رجسٹریشن اس لئے کی گئی تھی تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ مسلمان ہے یا غیر مسلم مگر شناختی کارڈ پر جب مذہب کا خانہ ہی نہیں تو کیسے معلوم ہو سکتا ہے ۔؟ جن ممالک نے مثلاً سعودی عرب نے حج کے موقعہ پر قادیانیوں کے داخلہ پر پابندی لگائی ہے تو میرے خیال میں شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ہونا چاہئے ۔

جناب سپیکر نے وزیر داخلہ کو اس سوال کے بارہ میں توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ : خان صاحب ! مولانا صاحب دریافت کرتے ہیں کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ہے یا نہیں ؟ اگر نہیں ہے تو کیوں نہیں ہے ۔

وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان نے انگریزی میں جواب دیا جس کا خلاصہ یہ تھا : " حلف نامے کو فارم اے میں شامل کر دیا گیا ہے ۔ یہ نہ صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اب تک رجسٹرڈ نہیں بلکہ کارڈ حاصل کرنے والوں کو بھی بھیجا گیا ہے ۔ ۲۰ لاکھ افراد کو بھیجا گیا تھا ۔ اور تقریباً ۲۰ ہزار کے فارم واپس آچکے ہیں ۔ اس عمل پر کچھ وقت لگے گا "

اسی بحث میں ایک ضمنی سوال پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتے ہوئے مولانا مفتی محمود صاحب نے مرزائیوں کیلئے احمدی لفظ استعمال کرنے پر بھی اعتراض کیا اور اپیل کی کہ آئندہ کیلئے یہ لفظ استعمال نہ کیا جائے ، جس کے جواب

مین سپیکر صاحب نے بھی کہا کہ آئندہ احتیاط کی جائے گی۔

فحش لٹریچر اور فحاشی کی قرارداد مسترد

اسی دن کے وقفۂ سوالات میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے ایک ضمنی سوال میں فحاشی کیطرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ:

جناب سپیکر صاحب جب وزیر متعلقہ نے یہ تسلیم کرلیا کہ فحش اور قابل اعتراض لٹریچر پہ پابندی تو یہ جو سینماؤں کے اشتہارات اخباروں میں شائع ہوتے ہیں اور ٹی وی پر بھی (تشہیر کی جاتی ہے) جس میں نسوانی حصوں کو خاص طور سے نمایاں کرایا جاتا ہے۔ کیا ان پہ پابندی لگانے کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں بجواب ملک محمد اختر وزیر پارلیمانی امور کا یہی تھا کہ یہ ضمنی سوال قواعد کے مطابق درست نہیں ہے۔

قرارداد مسترد حسب معمول اس دفعہ بھی اسمبلی کو ایک قرارداد کا نوٹس دیا تھا جس میں قحبہ خانوں، ناچ گھروں، فحش فلموں وغیرہ پہ پابندی کا کہا گیا تھا۔ اس قرارداد کو بھی اسمبلی کے سیکرٹریٹ سے اس مضمون کے ساتھ مسترد کر دیا گیا۔

نمبر ایف ۱۷۰ (۲۲/۵/۷) یجس آرڈی نمبر ۱۶ اسلام آباد ۱۳ نومبر ۱۹۷۵ء بخدمت مولانا عبدالحق رکن قومی اسمبلی۔

موضوع:۔ قحبہ خانوں، ناچ گھروں، فحش فلموں وغیرہ پہ پابندی۔

محترمی حسب ہدایت اطلاعاً عرض ہے کہ قومی اسمبلی کے قواعد، ضابطہ کار و انصرام کارروائی ۱۹۷۳ء کے قاعدہ ۱۲۷ بملاحظہ قاعدہ ۱۲۶ (۲) جناب سپیکر نے آپ کی مذکورہ بالا قرارداد کو جس کا نوٹس آپ نے ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو دیا تھا مسترد کر دیا ہے۔ آپ کا مخلص عنایت علی اسسٹنٹ سیکرٹری

قومی و ملی مسائل کے بارہ میں سوالات اور جوابات

قومی اسمبلی کے اس سیشن کیلئے بھی حسب معمول مولانا مدظلہ نے قومی و ملی مسائل سے متعلق سوالات کا نوٹس دیا تھا ان سوالات میں جو ایجنڈا میں شامل ہوئے وہ بائیکاٹ کے باوجود بھی اسمبلی کے سامنے مع جوابات آتے رہے۔ اور اسطرح بائیکاٹ کے باوجود بھی ملک وملت کی نمائندگی ہوتی رہی۔ اسے بھی اسمبلی کے ریکارڈ اور ایجنڈوں سے مرتب کرکے قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ جن سوالات کو اسمبلی چیمبر سے ہی مسترد کر دیا گیا۔ آخر میں وہ بھی شامل ہیں۔

پی آئی اے کی پروازوں میں شراب

سوال ۸۵ ۱۷/۱۱/۷۵ (مولانا عبدالحق مدظلہ) الف:- کیا وزیر ہوابازی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی اندرون اور بیرون ملک پروازوں میں مسافروں کو نقد ادائیگی پر شراب فراہم کی جاتی ہے۔

(ب) اگر الف بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ۱۹۷۴-۷۵ کے دوران پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز نے شراب کی خرید پر کتنی رقم خرچ کی نیز مسافروں کو فروخت کے ذریعے کتنی رقم کمائی۔؟

جواب۔ (جناب عزیز احمد) الف:- جی ہاں، اندرون ملک پروازوں میں صرف اوّل درجے کے مسافروں کو شراب مہیا کی جاتی ہے۔

(ب) ۱۹۷۴-۷۵ء کے دوران پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز نے شراب کی خریداری پر -/۱۰,۶۵,۶۰۰ روپے اور اس کی فروخت سے -/۱۸,۹۷,۵۰۰ روپے کی آمدنی ہوئی۔

کراچی کے اے تا ایچ ٹائپ کوارٹروں کا مسئلہ

سوال ۹۰ ۱۷/۱۱/۷۵ (مولانا عبدالحق مدظلہ) کیا وزیر تعمیرات و بحالیات ازراہ کرم اسٹیٹ آفس کراچی کے کنٹرول کے تحت اے تا ایچ ٹائپ کوارٹروں کے متعلق سالہائے ۱۹۷۱-۷۲ تا ۱۹۷۴-۷۵ء کے بارے میں حسب ذیل اطلاعات فراہم کریں گے۔

الف:- پاک پی ڈبلیو ڈی کی جانب سے قابل مرمت قرار دیئے جانے والے ہر ٹائپ کے کوارٹروں کی تعداد، کس تاریخ سے وہ خالی پڑے ہوئے ہیں۔ نیز کرایہ کی عدم وصولی کی بناء پر حکومت کو کس قدر مالی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

(ب) ہر ٹائپ کے کوارٹروں کی تعداد جو ناجائز قبضہ میں ہیں مع مذکورہ قبضہ کی تاریخ کے۔

(ج) ناجائز قابضین کی تعداد جو کرایہ ادا کر رہے ہیں، بشمول ان کے بغیر ادائیگی کرایہ رہائش پذیر ہیں۔ اس بنا پر حکومت کو کس قدر مالی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔؟

جواب (جناب شیخ محمد رشید) الف:- صفر

(ب) اے ٹائپ ۱- بی ٹائپ ۷- سی ٹائپ ۱۱- ڈی ٹائپ ۷۰- ای ٹائپ ۱۲۲-

ایف ٹائپ ۱۲۴- جی ٹائپ ۱۸۳- ایچ ٹائپ ۱۴۹- کل میزان ۹۴۶ مذکورہ کوارٹروں پر وقتاً فوقتاً

مختلف تاریخوں کو قبضہ کیا گیا۔ ان پر غیر قانونی طور پر قبضہ کرنے کی تاریخوں کی فہرست بنائی جارہی ہے۔ اور جسقدر جلدی ہوسکا ایوان کی میز پہ پیش کردی جائے گی۔

ج :- غیر قانونی قابضوں کی تعداد جو کرایہ ادا کر رہے ہیں ۸۶۴ ہے۔ جو کرایہ نہیں دے رہے ہیں ۱۰۰ ہے۔ اور ان کے ذمہ مکان کے کرایہ کے طور پر ۸۲۸، ۴۷، روپے کی رقم واجب الادا ہے۔

تحصیل نوشہرہ کے بجلی اور ٹیوب ویل کے مسائل

سوال ۱۰۹ ۱۸/۱۱/۷۵ (مولانا عبدالحق مدظلہ) کیا وزیر اینڈ حسن، بجلی و قدرتی وسائل ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

الف :- کیا یہ امر واقعہ ہے کہ شمالی علاقہ (بیلا) کے گاؤں پیر پیائی اور تحصیل نوشہرہ کے دوسرے گاؤں میں کئی مالکانِ زمین نے قرضہ سے کر ٹیوب ویل لگائے ہیں۔

ب :- کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بار بار کوششوں کے باوجود ابھی تک متذکرہ بالا مالکان زمین کو بجلی کے کنکشن فراہم نہیں کئے گئے۔ اگر ایسا ہی ہے تو اس کی وجوہات بتائی جائیں۔ نیز کس تاریخ تک کنکشن فراہم کئے جانے کی امید ہے۔ اور

ت :- کیا حکومت متذکرہ علاقہ میں ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔؟

جواب :- (محمد یوسف خٹک) یہ حقیقت ہے کہ اس رقبہ میں کئی مالکان زمین نے اپنی بچت سے یا قرضہ حاصل کر کے ٹیوب ویل لگائے ہیں۔

ب :- نہیں یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس علاقہ کے ٹیوب ویلز کو بجلی فراہم نہیں کی گئی۔ جو درخواست دہندگان بجلی حاصل کرنے کے لئے تیار تھے انہیں سینیارٹی پوزیشن کے مطابق تحصیل نوشہرہ میں پچھلے چار ماہ کے دوران واپڈا نے ۳۵ ٹیوب ویلوں کے کنکشن دئے۔ واپڈا باقی درخواست دہندگان کو سامان کی سپلائی کے مطابق اور سروس کنکشن کے واجبات، ضمانت کی رقوم اور درخواست دہندگان کیطرف سے سٹیٹ رپورٹ بھیجنے کے بعد بجلی فراہم کریگا۔

ج :- تحصیل نوشہرہ میں پی سکارپ کے تحت واپڈا ۴۰ ٹیوب ویلز لگائے گا۔

اسلامی مشاورتی کونسل کی سرگرمیاں اور سفارشات

سوال ۱۱۱ ۱۸/۱۱/۷۵ (مولانا عبدالحق مدظلہ) کیا وزیر مذہبی امور ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

الف : ۱۷ دسمبر ۱۹۷۲ء سے اب تک اسلامی مشاورتی کونسل کی سرگرمیاں بتائیں۔

ب :۔ ۱۶ر دسمبر ۷۴ء کے بعد سے کونسل کے حوالے کئے جانے والے معاملات کی تعداد کس قدر ہے۔ اور کن مسائل و قوانین پر کونسل نے اپنی رائے ترجیحی طور پر دی۔ اور

ج :۔ ۱۶ر دسمبر ۷۴ء کے بعد کونسل کے کتنے اجلاس ہوئے ہیں۔ ؟

جواب :۔ (مولانا کوثر نیازی) الف :۔ منسلکہ (اوّل) میں شامل نوٹ میں ۱۶ر دسمبر ۷۴ء سے ۸ر نومبر ۷۵ء تک اسلامی نظریاتی کونسل کی سرگرمیاں مختصراً حسب ذیل ہیں۔

ب :۔ ۱۶ر دسمبر ۷۴ء کے بعد کوئی معاملہ وفاقی حکومت نے کونسل کے حوالے نہیں کیا لہٰذا کونسل کو کسی مسئلے یا قانون کو اوّلیت دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ج :۔ ۱۶ر دسمبر ۷۴ء کے بعد ۱۱ر جنوری ۱۹۷۵ء ۵ اپریل ۷۵ء ۲۶ جولائی ۷۵ء اور ۸ نومبر ۱۹۷۵ء کو کونسل کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔

منسلکہ اوّل :۔ ۱۶ر دسمبر ۷۵ء سے ۸ر نومبر ۷۵ء تک اسلامی نظریاتی کونسل کی سرگرمیاں۔

مندرجہ بالا مدت کے دوران کونسل کے چار اجلاس منعقد ہوئے یہ اجلاس ۱۱ر جنوری ۱۹۷۵ء ۔ ۵ر اپریل ۷۵ء ۲۶ر جولائی ۱۹۷۵ء اور ۸ نومبر ۱۹۷۵ء کو منعقد ہوئے تھے۔

۲۔ مذکورہ بالا مدت کے دوران کونسل کی اہم سرگرمیاں مختصر طور پر حسب ذیل ہیں۔

الف :۔ آئین کی دفعہ ۲۳۰ کے تحت اپنے فرائض کے مطابق مجموعہ پاکستان کے ۸۰ ایکٹ نمٹائے۔

ب :۔ اسلامی سماجی نظام کے قیام کے طریقے اور ذرائع کے بارے میں کونسل نے سوچ بچار کی حسب ذیل مضامین کے ہر پہلو پر غور و خوض کیا گیا ؛

اسلامی سماجی نظام کے خدوخال، تعمیر کردار۔

اسلامی طرز زندگی اور افکار کی دلنشینی۔

قانون اور اسلامی معاشرہ، عقیدہ و عمل۔

اسلامی ثقافت میں خواتین کا مقام۔

ج :۔ کونسل نے ابتدائی اقدام کے طور پر حسب ذیل نو سفارشات پیش کیں۔

۱۔ ہفتے کی تعطیل اتوار کی بجائے جمعہ کو کی جائے۔

۲۔ ہجری کلنڈر اپنایا جائے۔

۳ سرکاری تقریبات کے دوران اوقات نماز کی پابندی کی جائے۔

۴۔ سرکاری تقریبات میں حرام کھانوں کے پیش کرنے پر پابندی لگائی جائے۔

۵۔ سادہ سرکاری اور قومی لباس مقرر کیا جائے۔

۶۔ سرکاری تقریبات میں سرکاری لباس پہنا جائے۔

۷۔ سینماؤں کے باہر اور دیگر پبلک مقامات پر فحش پوسٹر لگانے پر پابندی لگائی جائے۔

۸۔ اخباروں وغیرہ میں فحش اشتہارات پر پابندی لگائی جائے۔

۹۔ سرکاری تقریبات کے موقع پر رقص و سرور کی محفلوں پر پابندی لگائی جائے

د :۔ پارلیمانی اور صوبائی اسمبلیوں کو اپنی پہلی سالانہ عبوری رپورٹ پیش کی۔

ھ :۔ نماز ادا نہ کرنے والے مسلمانوں کو سزا دینے کے بارے میں جس کا ارادہ اس وقت کے سرحد کے وزیر اعلیٰ کر رہے تھے۔ حکومت سرحد کے شعبہ قانون کی طرف سے قانون سازی کے سلسلے میں موصولہ مراسلہ پر مشورہ دیا گیا تھا۔

و :۔ مدت ہذا کے دوران اب تک چار اجلاس منعقد کئے جا چکے ہیں۔ جن میں کونسل نے زکوٰۃ قائم کرنے کیلئے قانون بنانے کے مسئلے پر تفصیلاً غور کیا۔ ملک کے ممتاز علماء اور دیگر اہل علم کی رائے معلوم کرنے کیلئے اس موضوع پر ایک سوالنامہ ترتیب دیا۔ اور اس کو ان میں تقسیم کیا۔ ان کے جوابات جمع کئے گئے اور کونسل کے دفتر میں ان کو مختصر کیا گیا۔ اور اراکین میں تقسیم کیا گیا۔ اس موضوع پر غور و خوض جاری ہے۔ اور اب تک مکمل نہیں ہوا ہے۔

ز :۔ کونسل اسلامی سماجی نظام کے قیام کے مسئلے پر غور و خوض جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور مندرجہ بالا سفارشات کے علاوہ اس نے حسب ذیل اقدامات بھی کئے۔

اوّل :۔ اسلامی سماجی نظام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مذہبی تعلیم کے کردار پر تفصیلی غور کیا۔ اور قرار دیا کہ ملک میں اسلامی نظام تعلیم رائج کیا جائے۔ نیز اسکول اور مدرسے کی تعلیم کو پرائمری مرحلے کے دوران ملحق کر دیا جانا چاہیئے۔ مزید اس نے ایک کمیٹی مقرر کی جو تفصیلات معلوم کرے گی خصوصاً عربی کی لازمی تعلیم مذہبی مطالعہ کیلئے نصاب کی تیاری اور اسلامی تاریخ کے تعلیم کے سلسلے میں۔

دوم :۔ سفارش کی گئی ہے کہ سرکاری ملازمین کے اے۔ سی۔ آر۔ ون میں ایک مدیہ رکھی جائے۔ کہ آیا وہ لوگ اپنی روزانہ زندگی میں اسلامی شعائر کا خیال رکھتے ہیں۔

سوم :۔ سفارش کی گئی ہے کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ تبلیغ کی ذمہ داری قبول کرے اور اپنے ذرائع ابلاغ نیز خصوصی طور پر تشکیل شدہ اداروں کے ذریعہ اچھائیوں کی اشاعت کرے اور برائیوں کو معاشرہ سے دور کرنے کیلئے جدوجہد کرے۔

چہارم :۔ سفارش کی گئی ہے کہ ریڈیو اور ٹیلیویژن سے اذان نشر کی جائے۔

پنجم :۔ سفارش کی گئی ہے کہ حکومت عصمت فروشی کے اڈوں کی ممانعت قانون کے نفاذ کیلئے موثر

اقدامات کرے۔

ششم :۔ سفارش کی گئی ہے۔ کہ سماج دشمن جرائم کے ملزموں کو جسمانی سزائیں دی جائیں۔ نیز یہ سزائیں عوام کے سامنے دی جائیں۔

ہفتم :۔ گھوڑ دوڑ پر شرط لگانا ممنوع قرار دیا جائے۔

ح :۔ اصولی طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ربا کو ختم کیا جائے۔ اور زکوٰۃ کا نظام قائم کیا جائے۔

ط :۔ مجموعہ پاکستان کے ۸۰ ایکٹ کو نمٹایا۔

ی :۔ ربا کو ختم کرنے کے مسئلہ پر تفصیلی بحث کی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ ربا پر ایک سوالنامہ مرتب کیا جائے۔

یونیورسٹیوں کی متضاد پالیسی

سوال نمبر ۱۳۰ ۱۹/۱۱/۷۵ (مولانا عبدالحق مدظلہ) کیا وزیر تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ :

الف :۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ پشاور، پنجاب اور کراچی کی یونیورسٹیاں معاشیات میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری کو ایم اے معاشیات تصور کرتی ہیں۔

ب :۔ کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ ڈگری کو اسلام آباد یونیورسٹی ایم ایس سی تصور کرتی ہے۔

ج :۔ اگر مندرجہ بالا الف اور ب کا جواب مثبت میں ہو تو اس امتیاز کی وجوہات کیا ہیں۔ اور کیا اس سلسلے میں حکومت ملک کی یونیورسٹیوں میں یکساں پالیسی اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔؟

جواب :۔ (جناب عبدالحفیظ پیرزادہ) الف۔ جی ہاں ب۔ جی ہاں۔

ج :۔ عملی طور پر کوئی فرق نہیں ہے۔ چونکہ ہر دو ایم اے اور ایم ایس سی کی ڈگریاں مساوی اور ہم پلہ حیثیت کی پوسٹ گریجویٹ ڈگریاں ہیں۔ یونیورسٹیاں خود مختار ادارے ہیں جن کو متعلقہ قوانین کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ نیز ان کے تعلیمی پروگرام تعلیمی کونسلوں کی طرف سے مرتب کردہ ضوابط کے تحت چلائے جاتے ہیں۔

ایم اے معاشیات کے حامل افراد کا مسئلہ

سوال نمبر ۱۳۲ ۱۹/۱۱/۷۵ (مولانا عبدالحق مدظلہ) الف :۔ کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ ایم اے (معاشیات) کی ڈگری کو اسلام آباد یونیورسٹی اور یورپ اور امریکہ میں بھی ایم ایس سی تصور کیا جاتا ہے۔

ب :۔ اگر مندرجہ بالا الف کا جواب مثبت میں ہو تو کیا وجہ ہے کہ وفاقی حکومت کے ملازمین کو مجموعی طور پر ریسرچ افسروں کو خصوصی طور پر جو ایم اے (معاشیات) کی ڈگری کے حامل ہیں۔ پانچ پیشگی سالانہ ترقیاں

نہیں دی گئی ہیں۔

جواب :۔ (رانا محمد حنیف ۔) الف :۔ پنجاب یونیورسٹیوں میں ایم اے اکنامکس کو ایم ایس سی کہا یا پکارا جاتا ہے۔ لیکن ایسی ڈگریاں رکھنے والوں کو قدرتی / فزیکل سائنس میں ماسٹر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ب :۔ مندرجہ بالا الف کے جواب کے پیش نظر اس کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

دیسی دوائیوں کے کمیشن کی رپورٹ

سوال نمبر ۱۵۰ ۸۵/۱/۲۰ (مولانا عبدالحق مدظلہ) کیا وزیر صحت و سماجی بھلائی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی کی سربراہی میں دیسی دوائیوں کے کمیشن نے حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد کا ارادہ رکھتی ہے ؟

جواب :۔ (جناب حفیظ اللہ چیمہ) دیسی طریقہ علاج کے بارے میں کمیشن کی پیش کردہ رپورٹ وزارت صحت کے زیر غور ہے۔

سرحد کی سیمنٹ ایجنسیوں کا مسئلہ

سوال نمبر ۱۵۱ ۸۵/۱۱/۲۴ (مولانا عبدالحق مدظلہ) کیا وزیر پیداوار از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے۔

الف :۔ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پشاور، مردان، ہزارہ اور سوات میں میپل لیف سیمنٹ فیکٹری داؤد خیل کی ایجنسیاں بند کر دی گئی ہیں۔

ب :۔ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ بالا ایجنسیوں کے مالکان کو چار یا پانچ ماہ قبل کی گئی فرمائشوں کے بارے میں سیمنٹ فراہم نہیں کیا گیا تھا۔ اور نہ ہی مذکورہ فرمائشوں کے وقت ان کو ان کی ایجنسیوں کو بند کرنے کی اطلاع دی گئی تھی۔

ج :۔ اگر ب بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا ان کو انکی گزشتہ فرمائشوں کے بارے میں سیمنٹ فراہم کیا جائے گا۔

د :۔ مذکورہ بالا ایجنسیوں کو بند کرنے کے وجوہ کیا ہیں۔؟

جواب :۔ (جناب رفیع رضا) الف :۔ جی ہاں ب : جی ہاں

ج :۔ جی نہیں۔ چونکہ وہ اب سیمنٹ کمپنی کے سٹاکسٹ نہیں رہے۔ لہذا انہیں مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنی جمع شدہ رقم واپس لے لیں۔